



سوال

(155) سودی بنحوں کی ملازمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بچا زاد بھائی بینک الجزیرہ میں کلرک ہے۔ اسے بعض علماء نے فتویٰ دیا کہ وہ یہ ملازمت چھوڑ دے اور بینک کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کرے۔ آپ کو اللہ بہتر جزا عطا فرمائے، ہمیں مستفید فرمائیے کہ آیا یہ ملازمت جائز ہے یا نہیں؟ (عمری - ع - ع - جدہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے اسے مذکورہ فتویٰ دیا، اس نے بہت لہجھا کام کیا۔ کیونکہ سودی بنحوں کی ملازمت جائز نہیں۔ اس لیے کہ یہ گناہ اور سرکشی پر بینک کی اعانت ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَتَقَاوَنُوا عَلَىٰ النِّبْرِ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَقَاوَنُوا عَلَىٰ الْإِثْمِ وَالْفُزْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (المائدة: ۲)

”اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ”آپ نے سو کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں، سب پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔“ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 145



محدث فتویٰ